السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص کسی بازار میں داخل ہوکر "لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ ٗلہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئی قدیر" پڑھے تو اس کے لیے ایک لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ایک لاکھ گناہ معاف فرمادیئے جاتے ہیں ۔کیا یہ حدیث صحیح ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس روایت کی بہت سی سندیں ہیں جن میں سے دو سندوں پر کلام درج ذیل ہیں :

پہلی سند : کتاب الدعاء الطبرانی میں ہے : " حدثنا عبید بن غنام والحضرمی قالا : ثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ : ثنا ابو خالد الاحمر عن المہاجر بن حبیب قال : سمعت سالم بن عبداللہ یقول : سمعت ابن عمر یقول : سمعت عمر رضی اللہ عنہ یقول : سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول : « من دخل سوقا من الاسواق ٗفقال لاالہ الااللہ" ۔۔۔۔۔ الخ (رقم الحدیث : 792، 793)

یہ سند دو وجہ سے ضعیف ہے :

1 : ابو خالد الاحمر مدلس تھے (دیکھئے جزء القراۃ للبخاری بتحقیقی : 267)

اور یہ روایت منعن (عن سے) ہے ۔ مدلس کی منعن روایت ضعیف ہوتی ہے ،

2) امام علی بن عبداللہ المدینی نے مسند عمر میں لکھا ہے کہ ابو خالد الاحمر نے مہاجر بن حبیب سے ملاقات نہیں کی ہے ۔ (مسند الفاروق لابن کثیر ج 2 ص 642 حدیث فی تضعیف ثواب توحید اللہ وذکرہ) یعنی یہ سند منقطع ہے ۔

معلوم ہوا کہ یہ سند ضعیف ہے ۔ یہاں پر یہ بات انتہائی عجیب وغریب ہے کہ شیخ سلیم الہلالی نے اس ضعیف ومنقطع روایت کو "وہو اسناد حسن لذاتہ " لکھ دیا ہے ! (عجالۃ الراغب المتمنی ج 1 ص 239 ح 183)

اس ضعیف سند کو " اسناد حسن لذاتہ " کہنا یا لکھنا سرے سے باطل ومردود ہے ۔

دوسری سند : مستدرک الحاکم میں ہے :

مسروق بن المرزبان : ثنا حفص بن غیاث عن ھشام بن حسان عن عبداللہ ابن دینار عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : من دخل السوق فباع واشتری فقال : لاالہ الااللہ ۔۔۔۔ الخ

(المستدرک ج 1 ص 539 ح 1975 وقال ھذا اسناد صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ وتعقبہ الذہبی)

یہ روایت دو وجہ سے ضعیف ہے :

1 : حفص بن غیاث مدلس تھے ۔ (طبقات المدلسین 9/1 طبقات ابن سعد 6/390)

حافظ ابن حجرؒ کا حفص بن غیاث کو مدلسین سے باہر نکالنا (النکت علی کتاب ابن الصلاح 2/637) صحیح نہیں ہے ۔

2 : ہشام بن حسان بھی مدلس تھے (طبقات المدلسین :110/3 المرتبۃ الثالثہ)

اور یہ روایت منعن ہے ۔ اس واضح ضعف کے باوجود شیخ سلیم الہلالی نے اس سند کو " فھذا اسناد حسن لذاتہ " لکھ دیا ہے ۔ (عجالۃ س الراغب المتمنی 1/241)!

اس سلسلے کی دوسری ضعیف ومردود روایتوں کے لیے دیکھئے کتاب العلل الکبیر للترمذی (2/912 وقال البخاری وابو حاتم الرازی : ھذا حدیث منکر) المستدرک للحاکم (1/539) وعجالۃ الراغب المتمنی (1/237-243) والصحیحہ للالبانی (7/381-391 ح 3139) والموسوعۃ الحدیثیہ (مسند الامام احمد 1/114، 413)

اس حدیث کو علامہ شوکانی (تحفۃ الذاکرین ص 273) علامہ البانیؒ اور سلیم الہلالی وغیرہم کا حسن یا صحیح قرار دینا غلط ہے ۔ بلکہ حق یہی ہے کہ یہ روایت اپنی تمام سندوں کے ساتھ ضعیف ہی ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)]

ج1ص481

محدث فتویٰ